بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم چہار شنبہ

جلد ۳۰	۴ ماہ امان ۱۳۲۱ ہش	۱۶ ماہ صفر ۱۳۶۱ ھ	۴ ماہ مارچ ۱۹۴۲ء	نمبر ۵۲

قادیان ۲ ماہ امان ۱۳۲۱ ہش۔ آج ساڑھے دس بجے صبح سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی عیادت اور تیمارداری کے لئے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بذریعہ کار لاہور تشریف لے گئے۔ سیدہ ام وسیم احمد صاحب حرم ثالث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ آج ساڑھے تین بجے کی گاڑی سے لاہور تشریف لے گئیں۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کل شام کی گاڑی سے لاہور تشریف لے جا چکے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ صاحبزادی صاحبہ کو کامل صحت عطا فرمائے۔

آج ½ ۹ بجے شب لاہور سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے کل کی نسبت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب اپریشن کے متعلق کل انچارج ڈاکٹر سے مشورہ کریں گے۔ — کل چودھری قمر الدین صاحب ٹیچر ہائی سکول کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی جو مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا کی نواسی ہے۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۶ ماہ صفر ۱۳۶۱ھ

مولوی محمد علی صاحب سے اُن کے مخلصین کا ایک مطالبہ

اور اس کا جواب

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین کا ایک طرف تو یہ دعوےٰ ہے۔ کہ ان کی پارٹی میں کوئی منافق نہیں۔ تمام کے تمام نہایت مخلص اور اُن کے خیالات سے پورا پورا اتفاق رکھنے والے ہیں۔ لیکن دوسری طرف وُہ شکوے شکایات بھی کرتے رہتے ہیں۔ اور ایک دفعہ تو یہاں تک نوبت پہونچ چکی ہے۔ کہ مولوی صاحب امارت سے ہی دستبردار ہونے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔

حال میں مولوی صاحب نے اپنی انجمن کو مقروض بتا کر اپنی پارٹی کے لوگوں سے "صرف دس دن کی آمد بطور صدقہ" مانگی۔ اور ان کی بہت کچھ تعریف و توصیف کی۔ کامیابی کے سبز باغ بھی دکھائے۔ اور یہاں تک بھی کہدیا۔ کہ "عقائد ہمارے ہی صحیح ہیں۔ علمی قوت کے آگے بھی لوگوں کا سر جھکا ہُوا ہے۔ اور عملی قوت بھی اتنی ہے۔ کہ اس کی دُوسری کوئی نظیر نہیں دکھا سکتے"۔ لیکن جب مولوی صاحب کے ساتھیوں میں سے "بعض" نے ان کے تمام دعاوی۔ تمام تعریفوں۔ اور تمام خوش خیالیوں کو ہیچ قرار دے کر بقول اُن کے یہ عرض کیا۔ کہ:

"یہ ہے کیا کام کہ اس پر خرچ کیا جائے۔ یہ کب تک چلے گا۔" (پیغام)

تو مولوی صاحب آگ بگولا ہو گئے۔ اور یہ کہنے والے اپنے ساتھیوں کو شیطان۔ بخیل۔ بے حیا۔ فحشاء کا ارتکاب کرنے والے وغیرہ۔ اور ان کی اس رائے کو بے حیائی۔ شیطان کا پیدا کیا ہُوا وسوسہ۔ اور شیطانی خیال تک کہہ گزرے۔ اس سلسلہ میں ان کا صرف ایک فقرہ پیش کیا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"یہ ایک وسوسہ ہے۔ شیطان کا پیدا کیا ہوا وسوسہ ہے۔ اور وُہ کسی ایسے انسان کا پیدا کیا ہُوا ہوگا۔ جو سامنے آکر بات نہیں کر سکتا۔ اسی طرح یہ وسوسہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ خدا کے رستہ میں دینے سے ہمارا گزارہ کس طرح ہوگا۔ یہ شیطانی خیال ہے"!!

چونکہ مولوی صاحب کا دعوےٰ ہے۔ کہ ان لوگوں میں جنہیں وُہ اپنا ہم عقیدہ خیال کرتے ہیں۔ اور جنہیں اپنی "جماعت" کے فرد قرار دیتے ہیں۔ کوئی منافق نہیں۔ اس لئے یہی کہنا پڑتا ہے۔ یہ اور دوسرے تمام القاب جو مولوی صاحب نے اپنے اس خطبہ میں بیان کئے ہیں۔ اپنے مخلصین کے متعلق ہی بیان کئے ہیں۔ گویا سامنے آکر بات نہ کر سکنے والے اور شیطانی وسوسہ پیدا کرنے والے وغیرہ اپنے مخلص دوستوں کو ہی قرار دیا ہے۔ مولوی صاحب کو ایسے مخلصین مبارک اور مخلصین کو ایسے "حضرت امیر" مبارک۔ جو ایک طرف تو انہیں شیطان قرار دینے سے ذرا نہیں جھجکتے۔ اور دوسری طرف مخلص دوست بھی سمجھتے ہیں۔

چونکہ مولوی محمد علی صاحب کے پاس لے دے کر صرف ایک ترجمۂ قرآن ہی ہے جسے اپنی ذاتی ملکیت قرار دے کر اس کا کمشن وصول کرتے رہتے ہیں) اس کے سوا وُہ کچھ نہیں دکھا سکتے۔ کہ آجتک کیا کرتے رہے ہیں۔ اور اب تک بقول خود انہوں نے جو لاکھوں روپیہ لیا۔ اور خرچ کیا۔ اس کا کیا نتیجہ نکلا ہے۔ اس لئے مزید روپیہ طلب کرنے پر خواہ اُسے وہ صدقہ ہی قرار دیں۔ روپیہ دینے والوں کا یہ کہنا بالکل حق بجانب ہے۔ کہ "یہ ہے کیا کام کہ اس پر خرچ کیا جائے"۔ مولوی صاحب کو چاہئیے تھا۔ کہ ٹھنڈے دل سے اس پر غور کرتے۔ اور معقولیت کے ساتھ بتاتے۔ کہ وُہ کیا کام ہے جس پر لاکھوں روپے وُہ خرچ کر چکے۔ اور مزید خرچ کرنے کے لئے مانگ رہے ہیں۔ مگر اس طرف انہوں نے توجہ نہ کی اور مطالبہ کرنیوالوں کو شیطان اور کیا کچھ کہنا شروع کر دیا۔ دراصل مولوی صاحب اس مطالبہ کو پورا کر ہی نہیں سکتے۔ وُہ چند کتابوں اور ترجمہ قرآن کے سوا اور کچھ دکھا ہی نہیں سکتے۔ اور بات بات پر ترجمہ قرآن کا ذکر سُن سُن کر ان کے ساتھیوں کے کان بھی پک چکے ہیں۔ مولوی صاحب خود بھی اپنی اس مجبوری کو سمجھتے ہیں۔ اسی لئے انہوں نے "یہ ہے کیا" کا جواب دینے کی بجائے یہ بتانے کی کوشش کی ہے۔ کہ آئندہ ہوگا کیا۔ مگر اس کے لئے بھی انہیں وُہ رنگ اختیار کرنا پڑا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اور آپکو خدا کا نبی اور رسول یقین کرنے کی حالت میں اختیار کیا کرتے تھے۔ لیکن اب اس سے کوسوں دُور بھاگتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی ماننے والوں کو نہایت ہی دل آزار اور تکلیف دہ الفاظ سے مخاطب کرتے ہیں۔ چنانچہ کہا:۔

"خوب یاد رکھو۔ کہ اگر آریوں اور عیسائیوں کے کام چلتے ہیں۔ تو یہ کام جو خدا کا ہے۔ کبھی رُک نہیں سکتا اس کے متعلق تو اس کا وعدہ ہے۔ کہ ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ۔ وُہ اس دین کو سب دینوں پر غالب کریگا۔ اسے دُنیا کے کناروں تک پہونچائے گا۔ بلکہ اس وقت جب قریب تھا۔ کہ دُنیا مادہ پرستی کی زہریلی ہوا سے دب کر مر چکی ہوتی۔ ایک شخص کو اللہ تعالےٰ نے کھڑا کیا جس نے پھر خدا پر ایمان دلوں میں پیدا کر دیا"۔ (پیغام ۲۰ جنوری)

اسی سلسلہ میں ایک اور موقعہ پر کہا:۔ "جتنا مجھے یہ یقین ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو کوئی بڑی سے بڑی مخالفت ہلا نہیں سکی۔ اتنا ہی مجھے یہ یقین ہے۔ کہ کوئی شخص اس جماعت کو گرا نہیں سکتا"۔ (پیغام ۱۴ فروری)

یہ سب کچھ بالکل صحیح اور درست۔ کہ جماعت احمدیہ ضرور کامیاب ہوگی۔ دُنیا کی کوئی طاقت اسے گرا نہیں سکتی اور اس کی ترقی کبھی رُک نہیں سکتی۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ کس کے ساتھ ہے۔ اس رسول کے ساتھ جسے اس نے دینِ حق یعنی اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرنے کے لئے بھیجا۔ نہ کہ کسی "مجدد" کے ساتھ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر خدا تعالےٰ نے یہی آیت نازل فرمائی۔ اور قرآن کریم کی اس آیت کے متعلق بھی مفسرین کا یہ قول ہے۔ کہ یہ وعدہ مسیح موعود کے ذریعہ پورا ہوگا۔ خود مولوی صاحب نے بھی خدا کے اس وعدہ کا ذکر کرنے کے ساتھ ہی جس "ایک شخص" کا حوالہ دیا ہے۔ کہ اسے اللہ تعالےٰ نے کھڑا کیا۔ وُہ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں۔ جو مولوی صاحب نے کسی مصلحت کے ماتحت آپ کا نام نہیں لیا۔ تو کیا ہوا۔

پس اس میں تو کوئی شک نہیں کہ جماعت احمدیہ کے ترقی کرنے بڑھنے اور دشمنوں پر غالب آنے کے متعلق خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ اور یقیناً یہ وعدہ پورا ہوگا۔ مگر اسی جماعت کے ذریعہ جو آپ کو خدا کا نبی اور رسول یقین کرتی اور اسی حیثیت سے دُنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ رسول کے ساتھ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کا مصداق اپنے آپکو قرار دیا ہے۔ اور اپنے ذریعہ اس وعدہ کے پورا ہونے کا ذکر کیا ہے۔ اب مولوی محمد علی صاحب یا تو یہ اقرار کریں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا کا وہ نبی

اور رسول مانتے ہیں جس کا اس آیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام میں ذکر ہے۔ یا یہ نہ کہیں۔ کہ ان کی پارٹی کے ترقی کرنے اور غالب آنے کے متعلق خدا کا وعدہ ہے کہاں علاوہ ازیں مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اب صرف "مجدد" قرار دے دیا ہے [illegible]

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق اطلاع

ناصر آباد ۲۷ر فروری۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کے اہلبیت خیریت سے ہیں۔ اور خدام بھی خیریت سے ہیں میاں عبدالرحیم صاحب احمد کو چند دنوں سے بخار آرہا تھا۔ آج بخار نہیں ہوا۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ مکرمی عبدالرحیم صاحب درد کو بھی چند دنوں سے نزلہ کی شکایت ہے۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں ؁

تحریک جدید کے کارکن اپنے مقام کی عظمت کو سمجھیں

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"میں ان کارکنوں کو بھی جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں۔ ان کو اللہ تعالےٰ نے بہت بڑے ثواب کا موقعہ دیا ہے۔ وہ بھی بیدار ہوں۔ اور اپنے مقام کی عظمت کو سمجھیں۔ انہیں خدا تعالےٰ نے دوہرے بلکہ تہرے ثواب کا موقعہ عطا کیا ہوا ہے۔ کیونکہ وہ خود بھی اس چندہ میں شریک ہوتے ہیں۔ اور دوسروں سے بھی چندہ وصول کرتے ہیں۔ پس انہیں اپنے چندہ کا ہی ثواب نہیں ملتا۔ بلکہ دوسروں سے چندہ وصول کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے۔ اور یہ وہ امر ہے جس کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فیصلہ فرما چکے ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا جو شخص نیکی کرتا ہے۔ اسے بھی ثواب ملتا ہے۔ اور جو دوسرے کو نیکی کی تحریک کرے اسے دوہرا ثواب ملتا ہے۔ ایک خود نیکی کرنے کا۔ اور دوسرا نیکی کی تحریک کرنے کا۔ اسی طرح تحریک کا جو کارکن اپنا چندہ ادا کرنے کے علاوہ دس آدمیوں سے چندہ وصول کرکے بھجواتا ہے۔ اسے دس آدمیوں کا ثواب ملتا ہے۔ اور جو بیس آدمیوں سے چندہ وصول کرکے بھجواتا ہے۔ اسے ان بیس آدمیوں کا ثواب ملتا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ نے اپنی رحمت کے دروازوں کو اس طرح کھول رکھا ہے۔ تو جو شخص اب بھی سستی سے کام لیتا ہے۔ اس کی حالت کس قدر افسوسناک ہے"۔

تحریک جدید کے کارکنوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۳۱ر مارچ ۱۹۴۲ء تک اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کرنے والوں کے بارہ میں فرمایا ہے۔ کہ وہ السابقون الاولون کی فہرست میں ہوں گے۔ اس لئے نہ صرف کارکن ہی اپنا چندہ ۳۱ر مارچ ۱۹۴۲ء تک ادا کریں۔ بلکہ اپنی اپنی جماعت کے دوسرے احباب سے بھی وصول کرکے ارسال کریں۔ تا انہیں دوہرے بلکہ تہرے ثواب کا موقعہ میسر آجائے۔ اور وہ اور ان کی جماعت کے احباب سابقون کی پہلی فہرست میں آسکیں ؁

یہ بھی تجربہ سے ثابت ہے۔ کہ جو کارکن اپنا چندہ سب سے پہلے ادا کرتے ہیں۔ ان کی جماعت کے احباب بھی جلد تر ادا کرنے کی جدوجہد کرتے ہیں۔ تاکہ ان کی ساری جماعت سابقون میں ہو جائے۔ پس کارکنوں کو اپنا چندہ نہ صرف پہلے ادا کرنا چاہیئے۔ بلکہ دوسرے احباب سے بھی وصول کرکے ۳۱ر مارچ ۱۹۴۲ء تک مرکز میں داخل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے ؁

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نماز کی حقیقت

"موت کو یاد رکھو کہ وہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے۔ اور تم اس سے بے خبر ہو۔ کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے۔ کہ خود پاک ہو جائے۔ مگر تم اس نعمت کو کیونکر پا سکو۔ اس کا جواب خود خدا نے دیا ہے۔ جہاں قرآن میں فرماتا ہے۔ واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ۔ یعنی نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو۔ نماز کیا چیز ہے وہ دعا ہے جو تسبیح تحمید تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو۔ کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے۔ اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو۔ تاکہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو"۔ (کشتی نوح)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل لاہور بیمار ہیں (۲) طاہرہ خاتم صاحبہ بنت جناب ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب سیکنڈ ایر کلاس کا امتحان دینے والی ہیں (۳) برما اور جزائر شرق الہند کے احمدی احباب جنگ کی وجہ سے سخت خطرات میں ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

اعلان گیانی واحد حسین صاحب ضلع جالندھر میں تعینات کئے گئے ہیں۔ ان کا مرکز بنگہ ہے۔ ضلع جالندھر کی جماعتیں تبلیغی کام میں ان سے فائدہ اٹھائیں۔ ان کا پتہ یہ ہے مسجد احمدیہ بنگہ ضلع جالندھر (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

سپاس تعزیت جن احمدی دوستوں نے میرے دادا جناب چوہدری حاکم علی صاحب مرحوم کی وفات پر ہمدردی کے خطوط ارسال فرمائے ہیں۔ میں ان سب کا تہ دل سے شکرگزار ہوں۔ خاکسار عطاء اللہ چک نمبر ۹ پنیار ضلع سرگودہا (۲) عزیزی محمد اسلام خان ڈرائنگ ماسٹر کی اہلیہ کی وفات پر جن دوستوں نے اظہار ہمدردی کیا ہے۔ ان سب کا عموماً اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ اور طلباء کا خصوصاً شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ خاکسار محمد اسمٰعیل خان قادیان

ایک بیوہ کے مکان کی مرمت کی گئی مولوی عبدالرشید صاحب صحابی اور ان کے بھائی میاں محمد اسمٰعیل صاحب عرصہ قبل دس سال سے فوت ہو چکے ہیں۔ ان کی بیویاں اور ایک نابالغ بچہ ہے۔ اور کوئی قریبی رشتہ دار نہیں۔ مولوی عبدالرشید صاحب مرحوم کی بیوی کے مکان کا ایک حصہ گذشتہ دنوں جو بارش ہوئی اس کے دوران میں گر گیا۔ چھت کے بالے اور گھر کا سامان مکان سے نکال لیا گیا۔ اور میاں سراج دین صاحب صحابی کو مکان کی تعمیر پر لگایا گیا۔ انہوں نے چار دن صرف کرکے خدام الاحمدیہ انصار اور اطفال کی مدد سے گرنے والی دیوار مکمل کر دی۔ جو احمدی دوست اس کام میں خود شریک نہ ہو سکے انہوں نے اپنی جگہ مزدور لگا دیئے۔ بندہ سب کا شکرگزار ہے۔ خاکسار محمد ابراہیم امیر جماعت احمدیہ سالاروالہ

پتہ مطلوب ہے ہماری جماعت کے امام الصلوٰۃ میاں غلام حسن صاحب کا لڑکا میاں فضل حق ٹیلر شہر سمارا ضلع میرپور خاص سندھ میں اپنا کام کرتا تھا۔ مگر اب معلوم نہیں کہاں ہے۔ اسکے والدین بہت پریشان ہیں۔ اگر کسی صاحب کو اس کی بابت کوئی علم ہو۔ یا وہ خود اس اعلان کو پڑھے تو مہربانی کرکے بندہ کو اطلاع دی جائے۔ خاکسار عبدالغنی امیر جماعت احمدیہ محمود آباد جہلم

تحقیق الادیان

مسئلہ کفّارہ کا ابطال

ایک گزشتہ پرچہ میں مسئلہ کفّارہ کے متعلق عیسائی صاحبان سے بعض سوالات دریافت کئے گئے تھے جن کا جواب نہ پہلے کبھی وُہ دے سکے ہیں۔ اور نہ آئندہ اُن سے جواب کی توقع ہوسکتی ہے۔ ذیل میں اسی سلسلہ میں چند اور امُور پیش کئے جاتے ہیں:۔

رحم عدل کے خلاف نہیں

کفّارہ کی ضرورت عیسائیوں کی طرف سے یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ چونکہ عادل ہے اس لئے وُہ کسی گناہ گار کو بلا سزا چھوڑ نہیں سکتا۔ اگر وُہ گنہگاروں پر رحم کرکے اُن کو معاف کردے۔ تو اس کے معنے یہ ہونگے۔ کہ اُس نے نعوذ باللہ انصاف سے کام نہیں لیا۔ گویا خدا تعالےٰ کا بندوں پر رحم کرنا عیسائیوں کے نزدیک اُس کے عدل کے منافی ہے۔ مگر انجیل اس نظریہ کے بالکل خلاف ہے۔ چنانچہ وُہ کہتی ہے:۔

”جس نے رحم نہیں کیا۔ اس کا انصاف بغیر رحم کے ہوگا۔ رحم انصاف پر غالب آتا ہے“ (یعقوب ۲/۱۳)

اس جگہ رحم کو عدل پر غالب قرار دیتے ہُوئے اُسے صفاتِ محمُودہ میں شامل کیا گیا ہے۔ پس رحم کو عدل کے خلاف قرار دینا غلطی ہے۔ اور ایسی کمزور بنیاد پر کفّارہ کی عمارت کھڑی کرنا اور بھی زیادہ قابل تعجب امر ہے۔

کفّارہ کے خارجی اثرات

کفّارہ کے متعلق ایک بات یہ بھی قابل غور ہے۔ کہ اس کا کوئی خارجی اثر دُنیا میں نظر نہیں آتا۔ اور کفّارہ کو ماننے والے بھی اُس سزا میں دوسروں کے ساتھ شریک ہیں جو ان کے نزدیک گناہ کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ یعنی عورت کا دردِ زہ سے بچہ جننا۔ اور مرد کا محنت ومشقت سے روزی کمانا۔ عیسائیوں سے جب یہ کہا جاتا ہے۔ کہ یسُوع مسیح تمہارے گناہوں کے عوض کفّارہ ہوگئے۔ تو تم گناہ کی سزا میں کیوں شریک ہو۔ تو اس کا جواب ان کی طرف سے یہ دیا جاتا ہے۔ کہ کفّارہ پر ایمان لاکر صرف گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ دُنیوی سزا جو مقرر ہوچکی ہے۔ وُہ معاف نہیں ہوسکتی۔ اور اس کے ثبوت میں یہ عبارتیں پیش کرتے ہیں:۔

”اگر تُو اپنی زبان سے یسُوع کے خداوند ہونے کا اقرار کرے۔ اور اپنے دل سے ایمان لائے۔ کہ خدا نے اُسے مُردوں میں سے جلایا تو نجات پائے گا“ (رومیوں ۱۰/۹)

نیز یہ کہ: ”مسیح کتابِ مقدس کے بموجب ہمارے گناہوں کے لئے مُوا“

(۱۔ کرنتھیوں ۱۵/۳)

گویا کفّارہ کے بعد انسان کے صرف گناہ معاف ہوتے ہیں۔ مگر اول تو یہ خود ایک دعوےٰ ہے جو دلیل کا محتاج ہے۔ دوسرے اناجیل کی کئی آیات اس بارہ میں یعنی گناہوں کی معافی کے متعلق کفّارہ کو بے فائدہ قرار دیتی ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

”اے نکمّے آدمی کیا تُو یہ بھی نہیں جانتا۔ کہ ایمان بغیر اعمال کے بیکار ہے“ (یعقوب ۲/۲۰)

گویا ایمان عمل کے بغیر کوئی چیز نہیں اور جبکہ نیک اعمال کی ہمیشہ ضرورت رہی۔ تو کفّارہ باطل ٹھہرا۔ کیونکہ اس صورت میں ایک شخص کفّارہ پر ایمان لائے بغیر نیک اعمال کرکے بھی نجات حاصل کرسکتا ہے۔ اگر کہا جائے۔ کہ کفّارہ کا فائدہ یہ ہے۔ کہ ایمان لانے کے بعد انسان جس قدر چاہے۔ گناہ کرے۔ مواخذہ نہ ہوگا تو یہ بھی درست نہیں۔ پولوس کہتا ہے:۔

”حق کی پہچان حاصل کرنے کے بعد اگر ہم جان بوجھ کر گناہ کریں۔ تو گناہ کی کوئی اور قربانی باقی نہیں رہی“ (عبرانیوں ۱۰/۲۶)

غرض کفّارہ کو جس پہلو سے بھی دیکھا جائے درست اور صحیح ثابت نہیں ہوتا:۔

یہودا اسکریوطی اور یہودی

پھر کفّارہ کو اگر درست مانا جائے۔ تو:۔

۱۔ لازم آتا ہے۔ کہ یہودا اسکریوطی جس نے یسوع مسیح کو گرفتار کرایا تھا مستحق تعریف ہو۔ کہ اُس نے ایک ایسا کام کیا جس کا فائدہ قیامت تک آنے والے لوگوں کو پہنچا۔ مگر کوئی عیسائی یہودا اسکریوطی کی تعریف نہیں کرتا۔ اسی طرح یہودیوں کا بھی انہیں ممنون ہونا چاہیئے۔ مگر وُہ تو انہیں لعنتی قرار دیتے ہیں:۔

عجیب انصاف

۲۔ عیسائی عدل پر بہت زور دیتے ہیں۔ مگر کیا یہ عدل ہے۔ کہ لوگ دُنیا میں بھی گناہ کریں اور اگلے جہان میں بھی جنت میں داخل ہوں۔ لیکن ان کے عوض بے گناہ مسیح کو صلیب پر چڑھا دیا جائے:۔

پہلے انبیاء کا کفّارہ

۳۔ اگر کفّارہ ہی نجات کا ذریعہ ہے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ پہلے انبیاء کا کون کفّارہ ہُوا۔ جس سے انہوں نے نجات حاصل کی تھی:۔

پہلوں کا کون کفّارہ ہُوا

۴۔ پھر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کفّارہ سب کا ہُوا یا صرف اُن لوگوں کا جو حضرت مسیحؑ سے لے کر اب تک پیدا ہُوئے۔ اور آئندہ پیدا ہوں گے۔ اگر صرف بعد کے لوگوں کے لئے مسیح کفّارہ ہُوئے۔ تو پہلوں کا کون کفّارہ ہُوا؟ اور اگر وُہ سب کے لئے کفّارہ ہوگئے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب پہلے لوگ کفّارہ پر ایمان ہی نہیں لائے تھے۔ تو وُہ کفّارہ کے فوائد میں شریک کیونکر ہوگئے:۔

قیامت کے دن گنہگاروں کا سزا پانا

۵۔ اناجیل سے ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح قیامت کے دن عدالت کریں گے۔ اور وہاں بدعمل لوگوں کے لئے صرف دانت پیسنا ہوگا۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

”ضرور ہے۔ کہ مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے جاکر ہم سب کا حال ظاہر کیا جائے تاکہ ہر شخص اپنے کاموں کا بدلہ پائے۔ جو اس نے بدن کے وسیلہ سے کئے۔ خواہ اچھے۔ خواہ بُرے“ (۲۔ کرنتھیوں ۵/۱۰)

عیسائیوں کی حالت

۶۔ ایک سوال یہ بھی ہے۔ کہ کفّارہ پر ایمان لانے کے بعد مسیحی لوگوں سے گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ یا نہیں۔ اگر کہا جائے۔ کہ نہیں ہوتے۔ تو یہ مشاہدہ کے خلاف ہے اور اگر کہا جائے۔ کہ سرزد تو ہوتے ہیں۔ مگر معاف ہوجاتے ہیں۔ تو اس کی عیسائیوں کے پاس کوئی دلیل نہیں:۔

کفّارہ فلسفہ سزا کے خلاف ہے

۷۔ سزا کی اصل غرض اصلاح ہوتی ہے اور اس لئے دی جاتی ہے۔ تا وُہ شخص ناکردنی افعال سے آئندہ مجتنب رہے۔ مگر کفّارہ میں یہ بات نظر نہیں آتی۔ اور اگر کوئی عیسائی یہ دعوےٰ کرے۔ کہ یہ غرض کفّارہ سے حاصل ہوسکتی ہے۔ تو وُہ بتلائے۔ کہ یسُوع مسیح کو سزا ملنے سے بندوں کی کس طرح اصلاح ہوسکتی ہے۔

نجات کا کٹھن راستہ

۸۔ متی ۷/۱۴ میں نجات کے راستہ کو کٹھن بتایا گیا ہے۔ مگر کفّارہ کی راہ کٹھن نہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نجات کا ذریعہ کفّارہ پر ایمان لانا نہیں۔ بلکہ کچھ اور ہے:۔

بلا وجہ تخصیص

۹۔ کفّارہ کے متعلق ایک سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ کہ یسُوع مسیح کا کفّارہ ہونا خوبی ہے۔ یا نقص۔ اگر نقص ہے۔ تو یسُوع مسیح کی الوہیت کا دعوےٰ باطل ہُوا۔ کیونکہ الٰہ وُہ ہوتا ہے۔ جو تمام عیُوب سے منزہ ہو اور اگر خوبی ہے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا وجہ ہے۔ کہ باقی دونوں اقنوم اس خوبی کے حصُول سے محروم رہے:۔

غیر معصوم کفّارہ نہیں ہوسکتا

۱۰۔ پیدائش ۳ اور ۱۔ تمطاؤس ۲/۱۴ سے ظاہر ہے۔ کہ اصل گناہ گار عورت ہے۔ پس وُہ جو محض عورت سے پیدا ہُوا۔ یعنی یسُوع مسیح وُہ کیسے معصوم ہُوئے۔ وُہ تو اس لحاظ سے کفّارہ کے قابل ہی نہیں سمجھے جاسکتے:۔

کتب سابقہ اور کفّارہ

۱۱۔ کفّارہ کے متعلق ایک عجیب بات یہ ہے کہ اقنوم ثانی کے کفّارہ ہونے کا ذکر پہلی کسی کتاب میں نہیں۔ اور نہ خود مسیح نے یہ کہیں کہا۔ کہ میرے مرنے سے تم سے گناہوں کی پرسش نہ ہوگی۔ حالانکہ اس اس مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر ضروری تھا۔ کہ اس بارے میں پیشگوئیاں پہلی کتب میں موجود ہوتیں۔ اور حضرت مسیحؑ اُن پیشگوئیوں کو اپنے اوپر چسپاں کرکے دُنیا کو بتاتے۔ کہ میرے آنے کی اصل غرض یہ ہے:۔

اجتماع نقیضین

۱۲۔ یہ عقیدہ رکھنے سے کہ حضرت مسیح مصلوب ہوگئے۔ انہیں استثناء ۲۱/۱۳ اور ۵-۱/۱۸ کے رُو سے نعوذ باللہ لعنتی ماننا پڑتا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ وُہ خدا سے دُور ہوگئے

حالانکہ عیسائی انہیں خدا کا پیارا اور محبوب تسلیم کرتے ہیں۔ یہ اجتماع نقیضین اسی مسئلہ کفارہ کو تسلیم کرنے کا کرشمہ ہے۔

صفتِ رحیمیت پر حملہ

(۱۳) کفارہ خدا تعالےٰ کی صفتِ رحیمیت کے خلاف ہے۔ کیونکہ رحیمیت تقاضا کرتی ہے کہ گو معافی کا موجب کوئی نہ ہو۔ مگر پھر بھی خدا بعض گنہگاروں سے عفو و درگذر کرے اور اس طرح اپنے رحیم ہونے کا ثبوت دے پس کفارہ کا مسئلہ پیش کر کے عیسائیوں نے خدا تعالےٰ کی صفتِ رحیمیت سے انکار کر دیا ہے۔

گناہوں کی معافی کے متعدد طریق

(۱۴) کفارہ کا ابطال اس طرح بھی ہوتا ہے کہ بائیبل سے یہ امر صراحتاً ثابت ہے۔ کہ گناہوں کی معافی کے کئی طریق ہیں۔ ضروری نہیں کہ خدا کا بیٹا قربان ہو۔ تب گناہ معاف ہوں۔ بلکہ گناہوں کی معافی کی بائیبل نے کئی صورتیں بتلائی ہیں۔ جن میں سے بعض یہ ہیں:۔

(۱) خدا کے حکم کی نافرمانی کرنے والا بے عیب بچھڑے کی قربانی کرے۔ احبار ۴/۳ (۲) خدا کے حکم کی نافرمانی کرنے والی جماعتیں بھی بے عیب بچھڑوں کی قربانی کریں۔ احبار ۴/۲۰-۲۱ (۳) قوم کا سردار سہواً کسی گناہ کا ارتکاب کرے تو بکری کا بے عیب بچہ قربانی دے۔ احبار ۴/۲۲-۲۴ (۴) عوام الناس میں سے اگر کوئی گناہ کرے تو بکری کی قربانی کرے۔ گنتی ۱۵/۲۷ (۵) گواہ جھوٹ بولے یا واقعہ کا کلیتہً انکار کر دے۔ تو بھیڑ یا بکری کی قربانی دے احبار ۵/۱-۶ (۶) خدا کے مُقدس کا حق ادا نہ ہو تو بے عیب مینڈھا قربانی دیا جائے احبار ۵/۱۵-۱۶ (۷) اگر کوئی خیانت کرے۔ یا چوری میں شرکت کرے تو مینڈھا دے احبار ۶/۱-۷ (۸) اگر کوئی شخص ہر قسم کے گناہوں سے پاک ہونا چاہے تو ہر ساتویں ماہ کفارہ دے احبار ۱۶/۲۹-۳۰ (۹) بنی اسرائیل کو کہا گیا تھا۔ کہ ان میں سے ہر شخص اپنی جان کا فدیہ دے تاکہ عذاب سے بچ جائے۔ خروج ۳۰/۱۲-۱۶ (۱۰) ہارون کی اولاد کو بطور کفارہ بیل دینے کا حکم ملا۔ خروج ۲۹/۳۶ (۱۱) بنی اسرائیل نے جب بچھڑے کو اپنا معبود بنایا تو خدا تعالےٰ ناراض ہوا۔ اس پر حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اپنے آپکو خدا تعالےٰ کے سامنے پیش کر دیا۔ خدا نے فرمایا کہ جو گناہ کرے گا اسی کو عذاب ملیگا۔ دوسرے کو نہیں۔ پھر حضرت موسےٰ علیہ السلام نے دعا کی تو خدا تعالےٰ نے انہیں معاف کر دیا استثنا ۹/۱۱-۲۰ (۱۲) یہودیوں پر جب ان کی نافرمانی کی وجہ سے عذاب آیا تو حضرت موسےٰ علیہ السلام کی دُعا کی وجہ سے ٹل گیا۔ استثنا ۹ و باب ۱۰ (۱۳) بیت المقدس کے بناتے وقت حضرت سلیمان علیہ السلام نے خدا تعالےٰ سے دُعا مانگی۔ کہ اس میں جو شخص دعا کرے اُس کی دُعا کو سن اور اس کے گناہ کو معاف کر۔ ۱ سلاطین ۸/۲۹-۳۰ اور پھر یہ دُعا قبول بھی ہوگئی ملاحظہ ہو ۲ تواریخ ۷/۱۲-۱۶ (۱۴) حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنی ایک غلطی پر خدا تعالےٰ سے معافی مانگی تو مل گئی۔ دیکھو زبور باب ۵۱ و ۲ سموئیل ۱۲/۱۳ (۱۵) حضرت یونس علیہ السلام کی قوم نے زاری کی تو عذاب جاتا رہا۔ دیکھو یوناہ (۱۶) انجیل بتاتی ہے کہ دوسرے کا قصور معاف کرنے سے اپنے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ متی ۶/۱۴ (۱۷) توبہ کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ بلکہ آسمان پر خوشی منائی جاتی ہے۔ لوقا ۱۵/۷-۱۰

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ عیسائیوں کا یہ کہنا کہ گناہ خدا تعالےٰ معاف نہیں کر سکتا بالکل غلط ہے۔ گناہوں کی معافی کا دروازہ بائیبل کی رو سے کھلا ہے۔ پس اس کے لئے کسی کفارہ کی ضرورت نہیں۔

ہر شخص اپنے گناہ کا آپ ذمہ دار ہے

(۱۵) بائیبل میں ایسی آیات بھی بکثرت ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہر شخص اپنے گناہ کا آپ ذمہ وار ہے۔ کسی دوسرے کا گناہ اس پر نہیں پڑے گا۔ اور چونکہ کفارہ کی بنیاد ہی اس امر پر ہے۔ کہ لوگوں نے گناہ یسوع مسیح نے اٹھا لئے۔ اس لئے بائیبل کی وہ آیات کفارہ کے ابطال کا واضح ثبوت ہیں۔ تفصیل کے لئے ذیل کی آیات دیکھی جائیں۔

۲ تواریخ ۲۵/۴ و ۲ سلاطین ۱۴/۶ وحزقی ایل ۱۸/۴ وحزقی ایل ۱۸/۲۰ وگلتیوں ۶/۵ و یرمیاہ ۳۱/۲۹-۳۰

ناقابلِ معافی جرم

(۱۶) پھر متی ۱۲/۳۲ میں حضرت مسیح فرماتے ہیں، کہ جو کفر رُوح کے حق میں ہو وہ معاف نہ ہوگا۔ یہ آیت بھی کفارہ کا ابطال کرتی ہے۔ کیونکہ عیسائیوں کا دعوےٰ یہ ہے۔ کہ کفارہ پر ایمان لا کر تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں، مگر حضرت مسیح فرماتے ہیں۔ کہ جو کفر رُوح کے حق میں ہو وہ معاف نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کی سزا بھگتنی پڑتی ہے:۔

غرض کفارہ ایک نہایت ہی باطل عقیدہ ہے اور عقلی اور نقلی کسی اعتبار سے بھی اس کی سچائی ثابت نہیں ہو سکتی:۔

پادری عنایت اللہ مسیح صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا مناظرہ

مولوی صاحب کوئی جواب نہ دے سکے

۱۷ فروری کو چک ۱۳۲ شمالی سرگودھا میں مناظرہ مابین عیسائیاں و اہلسنت ہوا۔ عیسائیوں کی طرف سے عنایت اللہ مسیح صاحب اور اہلسنت کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری مناظر تھے مضمون مناظرہ الوہیت مسیح تھا۔ جس میں عیسائی مدعی تھے۔ وقت ۱۰۔۱۰ منٹ تھا۔ مسیحی مناظر مولوی ثناء اللہ صاحب کو اپنی ہر باری میں پہلے تین چار منٹ کہتا تمہارے پاس ہے کیا۔ تم تو مرزائیوں کے شاگرد ہو۔ اب ہمارے ساتھ مناظرہ کرتے ہو اور مولوی صاحب پادری عنایت اللہ مسیحی مناظر کو اپنی ہر ٹرن میں یہ کہتے تم مرزائیوں کے شاگرد ہو۔ پہلے مرزائی تھے۔ اب عیسائی بن کر عیسائیوں کے مناظر بن بیٹھے ہو۔ الغرض مناظرہ کا رنگ اسی طرح جا رہا۔ غالباً آخری ٹرن میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا۔ کہ میں مرزائیوں کا شاگرد کس طرح ہوں۔ میرے مقابل پر مرزا آیا اور میری زندگی میں ہلاک اور تباہ و برباد ہو گیا۔ اس کے جواب میں مسیحی مناظر نے اپنی ٹرن میں کہا۔ مولوی صاحب آپ نے تو اخبار اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۴ پر لکھا ہے کہ خدا تعالےٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی بُرے کام کر لیں۔ پھر آپ کا زندہ رہنا آپ کے حق پر ہونے کا کیونکر ثبوت ہو سکتا ہے۔ اس پر تمام مولوی صاحبان اور سامعین بگڑے۔ اور مسیحی مناظر سے کہنے لگے۔ کہ تم کو اس بات سے کیا۔ مسیحی مناظر نے جواب دیا۔ کہ تم لوگوں کو کیا میرا اپنا وقت ہے۔ اس وقت میں میں جو چاہوں کہہ سکتا ہوں پھر سب خاموش ہو گئے۔ ہاں ایک مولوی صاحب نے جن کا نام محمد شفیع ہے۔ مسیحی مناظر سے حوالہ طلب کیا۔ کہ یہ باتیں کہاں لکھی ہیں۔ جواب میں مسیحی مناظر نے مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے کہا۔ میرا حوالہ وہ آپ ہیں۔ وہ اس بھری مجلس میں کھڑے ہو کر قسم غیرہ بھی نہ کھائیں۔ یونہی کہہ دیں۔ کہ یہ تحریر میری نہیں۔ تو میں جھوٹا اس پر مولوی صاحب پر سکتہ چھا گیا۔ اور کچھ بول نہ سکے۔ گویا اللہ تعالےٰ نے انی مھین من اراد اھانتک کا الہام اس بھری مجلس میں اس طرح پورا کیا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے چاہا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس مناظرہ کے دوران میں اہانت کریں۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ایک دشمن مخالف مسیحی مناظر کے ذریعہ جو کہ اس وقت مولوی صاحب کا مقابل تھا مولوی صاحب کی اہانت کرا دی۔ اور مولوی صاحب اپنا سا مونہہ لے کر رہ گئے۔ پھر مسیحی مناظر نے تباہ و برباد ہونے کا جواب ان الفاظ میں دیا۔ کہ مرزا صاحب کی جماعت تو ان کے وفات پانے کے بعد لاکھوں تک بڑھی اور بڑھ رہی ہے۔ مگر تم باوجود بچے اور حین وحیات ہونے کے اس حالت میں ہو۔ کہ کوئی تمہارا نام لیوا نہیں مضمون مناظرہ جو مسیحی مناظر مولوی صاحب کے سامنے پیش کرتا رہا۔ یہ تھا کہ مسیح خدا تھا۔ خدا کا بھی کوئی باپ اور بیٹا نہیں۔ مسیح کا بھی کوئی باپ اور بیٹا نہیں۔ مسیح اپنے حکم سے ہی مردہ زندہ کرتا۔ اپنے حکم سے ہی وہ مرا۔ اور اپنے حکم سے ہی زندہ ہوا۔ مگر اس کے برخلاف دوسرے انبیاء کو یہ اختیارات نہ تھے۔ صرف مسیح کو یہ اختیار تھا۔ پس وہ دوسرے انبیاء سے بالا تھا اگر کوئی ایسی مثال ہے تو پیش کرو۔ جس کا جواب مولوی صاحب آخر وقت تک نہ دے سکے۔ اور اس بات کا اثر سامعین پر بہت بُرا ہوا۔

غیر احمدیوں نے کہا کہ دراصل مناظرہ تو ہم نے مولوی محمد یار صاحب عارف کو پیش نظر رکھ کر کیا تھا۔ مگر وہ نہ آ سکے۔ اس لئے مولوی صاحب کو کھڑا کرنا پڑا۔ الغرض غیر احمدیوں پر اس مناظرہ کا بہت ہی بُرا اثر ہوا۔ اور انہوں نے اپنے

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ تبوک سنہ ۱۳۲۰ ہش

شعبہ تعلیم

مجالس مقامی :- ابتداء تبوک میں تمام حلقوں میں کام قریباً بند تھا۔ لیکن آخری ایام دارالرحمت اور مسجد اقصےٰ کے حلقوں میں تعلیم کا کام پھر شروع ہو گیا۔ اس ماہ میں خاص طور پر تعلیمی کام کو تیز کرنے کی طرف توجہ کی گئی۔ مقامی حلقوں کا معائنہ کر کے مناسب اصلاح کی گئی۔ بذریعہ سرکلر توجہ دلائی گئی۔ اور تقاریر سے بھی خدام کو اس طرف آمادہ کیا گیا۔ امتحان "مسئلہ کفر و اسلام کی حقیقت" کی تاریخ بعض مصلحتوں کی وجہ سے تبدیل کر کے ۲۶ اخاء مقرر کی گئی۔ چار اعلان الفضل میں کرائے گئے۔ ۲۵ مجالس بیرون کو امتحان کے کامیاب بنانے کے لئے تحریک کی گئی۔ قادیان کے جملہ زعماء اور سیکرٹری لجنہ کو بھی اس بارہ میں توجہ دلائی گئی۔ گذشتہ امتحان میں دو لڑکوں کے نقل کرنے پر مجلس مرکزیہ نے پاس کیا کہ وہ خود اپنے لئے سزا تجویز کر کے مجلس میں پیش کریں۔ اول الذکر نے ایک ہفتہ مسجد کی صفائی۔ اور دوسرے نے دس دن تبلیغ کے لئے وقف کرنے کی سزا اپنے لئے پسند کی۔

مجالس بیرون :- امرتسر۔ انبالہ۔ اور لاہور کے جملہ حلقوں میں تفسیر کبیر کا درس جاری رہا۔ فیروز پور چھاؤنی میں تین حلقوں میں چار اراکین زیر تعلیم رہے۔ کلکتہ میں خدام درسوں میں شامل ہوتے رہے۔ کنڈ گھاٹ میں ایک ہندو کو انگریزی حروف لکھنے اور پڑھنے سکھائے گئے۔ سید والا میں نماز باترجمہ اور نماز جنازہ یاد کرائی گئی۔ کیرنگ میں روزانہ اراکین ایک گھنٹہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھتے ہیں۔ گجرانوالہ میں۔ قرآن مجید۔ نماز سادہ اور باترجمہ سکھائی جاتی رہی۔ چک نمبر ۹۹ شمالی سرگودھا میں قرآن مجید ناظرہ اور اردو پڑھنا سکھایا جاتا رہا۔ چک نمبر ۱۱۸ سرگودھا اور پنجورہ میں بھی تعلیم کا کام شروع کیا گیا۔ لائل پور کے ایک حلقہ میں ۳ اور ایک حلقہ میں ایک فرد زیر تعلیم رہے۔ اراکین انفرادی مطالعہ بھی کرتے رہے۔

شعبہ ذہانت و صحت جسمانی

مجالس مقامی :- دارالفتوح۔ اور دارالرحمت میں چند خدام باقاعدگی سے ورزش کرتے رہے حسب سابق دستور انفرادی طور پر محلہ جات کو ورزش کا انتظام کرنے کی اجازت تھی۔ لیکن زعماء نے اپنے فرض کو صحیح طور پر نہ سمجھا۔ اور ماہ کے آخر میں بوجہ رمضان المبارک کے شروع ہو جانے کے اجتماعی انتظام نہ ہو سکا۔ لہذا یہ سارا ماہ ورزش کا کام سست رہا۔

مجالس بیرون :- گوکھووال میں فٹ بال پنڈ دادنخاں میں کبڈی چلانے۔ پنجورہ میں گولہ پھینکنے اور فیروز پور چھاؤنی میں خدام نے سیر میں دلچسپی لی۔ دانہ زید کا۔ لاہور اور گھنوکے ججہ (سیالکوٹ) میں انفرادی طور پر ورزش کی جاتی رہی۔ کنڈ گھاٹ میں صرف صحت سے متعلق ہدایات پر اکتفا کیا گیا۔ دیپا پور میں ورزش جاری رہی۔

شعبہ تجنید

۵ رکنیت فارم ماہ تبوک میں بیرون سے پر ہو کر آئے۔ ۳ دانہ زید کا سے۔ اور ۲ امرتسر سے :

شعبہ مال

آٹھ تقسیموں کے ماتحت حسابات کا اندراج کیا گیا۔ باہر سے آمدہ خطوط کے جوابات دیئے گئے۔ عمارت فنڈ کے ضمن میں ۳۵ خطوط لکھے گئے ۵ رسید بکیں بیرون میں ارسال کی گئیں۔ تین نوٹ الفضل میں شائع کرائے۔ ایک صاحب کو صوبہ سرحد اور دارالامان سے پشاور تک راستہ کی اکثر جماعتوں میں تحصیل عمارت فنڈ کے لئے بھیجا گیا۔ خدا کے فضل سے اچھے نتائج پیدا ہوئے مبلغ دو سو روپے کے قریب نقد اور -/۱۰۰۰ روپے کے وعدے حاصل ہوئے۔

تفصیل حسابات درج ذیل ہے :-

(۱) کل امانت مجالس مقامی تا اختتام ماہ تبوک :-	۱۳۱-۱۵-۳
(۲) گذشتہ بقیہ عمارت فنڈ	۱۵۵۶-۱-۶
رقم فراہم شدہ عرصہ زیر رپورٹ	۷۶۷-۱۵-۶
کل رقم فراہم شدہ	۲۳۲۴-۱-۰
رقم قرض بذمہ مجلس مرکزیہ	۱۲۵-۰-۰
بقیہ عمارت فنڈ	۲۲۰۹-۱-۰
کل رقم کا مال فراہم شدہ	۲۴۲۹-۰-۰

(۳) مرکزی حسابات۔ گذشتہ بقیہ	۶۶-۱۳-۳
آمد ماہ تبوک	۱۴۳-۲-۶
میزان	۲۰۹-۱۵-۹
برآمد ماہ تبوک	۶۰-۰-۰
بقیہ	۱۴۹-۱۵-۲

خلاصہ کارروائی مرکزیہ ماہ ظہور و تبوک

عرصہ زیر رپورٹ ماہ (ظہور و تبوک) میں قادیان میں دو ماہوار جلسے ہوئے۔ پہلا جلسہ مولوی محبوب عالم صاحب کی صدارت میں ۲۷ ماہ ظہور کو سابقہ زنانہ جلسہ گاہ میں ہوا۔ اور دوسرا گیارہ تبوک کو مسجد نور میں جنرل سیکرٹری خلیل احمد صاحب ناصر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس عرصہ میں پانچ اجلاس مجلس عاملہ مرکزیہ کے بلائے گئے۔ اور ماہ تبوک کے آخر میں رمضان المبارک کی وجہ سے کوئی اجلاس نہ کیا جا سکا۔ دفتر مرکزیہ کا کل خرچ ۳۸-۷-۶ ہے۔ ماہ تبوک میں ۱۷۱-۵-۳ خرچ ہوئے۔

ڈاک کی آمد و روانگی کی تفصیل ذیل میں ہے

	ظہور	تبوک
آمد ڈاک کل	۲۴۶	۲۲۵
روانگی ڈاک کل	۲۵۳	۳۴۶
" بیرون	۷۴	۱۴۲
آمد " "	۱۵۰	۱۰۴

ہفتہ وار مرکزی کارگذاری کا خلاصہ حضور کی خدمت میں برائے ملاحظہ ارسال کیا جاتا رہا۔

خلیل احمد ناصر سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور انصار جماعت

اس پرآشوب زمانہ کی اصلاح خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں مقدر کی ہے۔ اور یہ ہم لوگوں کی خوش قسمتی ہے۔ کہ ہم نے اس کا زمانہ پایا۔ اور پھر اس سلسلہ میں منسلک ہونے کا شرف پایا۔ الحمد للہ۔ لیکن اب ہمارا یہ بھی فرض ہے۔ کہ جو حضور ؑ نے روحانی علوم عطا فرمائے ہیں۔ اور جو حضور کی تصنیفات میں مرقوم ہیں۔ ان سے پوری طرح مستفیض ہوں۔ یعنے حضور کی تصنیفات کو بار بار پڑھا جائے۔ اس مقصد کو بہت حد تک پورا کرنے کیلئے نظارت تعلیم و تربیت اور مرکزیہ خدام الاحمدیہ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے امتحان کا سلسلہ جاری ہے۔ اور یہ ایک نہایت مبارک تحریک ہے۔ اس کو عملی جامہ پہنانا ہر احمدی کے لئے نہ یہ کہ ضروری ہے بلکہ لازمی ہے۔ اس طرح پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو بغور پڑھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ جس سے بہت سے نئے نئے معارف اور روحانی علوم کا انکشاف ہو کر ایمان اور عرفان میں زیادتی ہوتی ہے۔ پس میں انصار جماعت کو مشورہ دیتا ہوں۔ کہ وہ ان امتحانوں میں ضرور حصہ لیں۔ زعماء و عہدہ داران مجالس انصار اللہ کو چاہیئے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے امتحانوں میں شمولیت کے لئے اپنی اپنی مجالس کے انصار کو پرزور تحریک کریں :

خاکسار شیر علی عفی عنہ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

قابل توجہ سیکرٹریان تعلیم و تربیت

ماہواری رپورٹیں دربارہ تعلیم و تربیت بھجوانے کے متعلق اگرچہ بعض جماعتوں نے اب توجہ کی ہے۔ لیکن چونکہ ابھی تک بہت سی جماعتیں اس معاملہ میں سستی سے کام لے رہی ہیں۔ اس لئے میں اب اس اعلان کے ذریعہ دوبارہ انکی توجہ اس امر کی طرف منعطف کراتا ہوں۔

سیکرٹریان تعلیم و تربیت ماہوار رپورٹوں کے بھجوانے کے سلسلہ میں اچھی طرح نوٹ کر لیں کہ ان کی طرف سے رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک نظارت ہذا میں پہونچ جانی چاہیئے۔ بعض سیکرٹری صاحبان اپنا پورا پتہ نہیں لکھتے۔ اور اس وجہ سے دفتر کو دقت ہوتی ہے۔ آئندہ اس امر کا بھی خصوصیت سے خیال رکھا جائے۔ نیز ہر خانہ رپورٹ کا باقاعدہ اندراج ہونا چاہیئے :

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

نیپال کی ترائی میں پیغام احمدیت

۹ر فروری کو ہم لکھنؤ سے روانہ ہوئے اور بڑھنی اسٹیشن پر رات کو آٹھ بجے کے قریب اُترے۔ دورانِ سفر میں تبلیغ کا ایک عمدہ موقعہ میسر آگیا۔ ایک مولوی صاحب سے دورانِ گفتگو میں بخاری کی اس حدیث کے متعلق جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق تین جھوٹ بولنے کا ذکر ہے تذکرہ آگیا۔ مولوی صاحب نے اس حدیث سے انکار کیا۔ اور کہا۔ میرے ہمراہ بخاری ہے نکالو۔ چنانچہ وہ حدیث ان کو مولوی عبد المالک صاحب نے نکال کر دکھادی۔ مولوی صاحب تو حدیث سنکر گہری سوچ میں پڑگئے۔ مگر اس موقعہ پر ایک عیسائی نے عصمت انبیاء کا مسئلہ چھیڑ دیا اور بطور اعتراض اس حدیث کو پیش کر دیا۔ ہم ابتداءً خاموش رہے۔ کیونکہ اُن کا روئے سخن ان مولوی صاحب کی طرف تھا۔ جب مولوی صاحب نے اس کا کوئی معقول جواب نہ دیا۔ تو ہم نے ان کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ وہ مولوی صاحب بہت خوش ہوئے۔ اور پھر دیر تک ہمارے اعتقادات اور دلائل باطمینان سنتے رہے۔ بڑھنی پہنچکر ہم نیپال کے علاقہ میں داخل ہوئے اس علاقہ کے ایک مشہور مولوی صاحب ہے جنکا نام مولوی عبد الرؤف صاحب ہے۔ ملے چونکہ اس علاقہ میں آریہ سماج کا کافی زور ہے اسوجہ سے انہوں نے خاکسار سے آریہ سماج کے مقابلہ کے متعلق بہت سی باتیں دریافت کیں جنکا تسلی بخش جواب دیا گیا۔ اس گفتگو کے بعد انہوں نے خواہش کی کہ ان کو احمدیت کا لٹریچر اور ایسا لٹریچر جو آریہ سماج سے متعلق ہو بھجوایا جائے۔ جس کو وہ پڑھ کر آریہ سماج سے مقابلہ کر سکیں۔

رؤساء و معززین کو تبلیغ

یہاں سے ہم نوگڈھ گئے۔ چونکہ اس علاقہ میں نہ تو کوئی احمدی ہے۔ اور نہ کوئی ہمارا واقف اس لئے وہاں کے رئیس اعظم جناب بابو باب اللہ صاحب کے پاس مولوی عبد المالک خانصاحب گئے۔ اپنا تعارف کرایا۔ اور آنے کی غرض بیان کی۔ جس پر وہ بہت خوش اخلاقی سے پیش آئے فوراً اپنے ملازمین کو بھیج کر ہمارا اسباب اسٹیشن سے منگوالیا۔ ان کے پاس ڈیڑھ دن قیام رہا۔ اور باوجود گوناگوں مصروفیات کے انہوں نے بیشتر وقت ہماری باتوں کے سننے میں صرف کیا۔ اور اس علاقہ کے بعض دیگر معزز رؤساء کو بھی اپنے مکان پر مدعو کیا۔ ان کو نظامِ سلسلہ اور عقائد احمدیت سے آگاہ کیا گیا۔ مولوی عبد المالک صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ اور دلائل۔ دجال۔ یاجوج و ماجوج و دیگر ضروری متعلقہ امور پر روشنی ڈالی۔ اور جن جن باتوں کو ان میں سے کسی نے دریافت کیا۔ ان کے جواب دیئے گئے۔ علاوہ اس کے بعض آیات قرآنیہ کا حل انہوں نے دریافت کیا۔ مثلاً حروف مقطعات۔ نیز وہ آیات جنکو مسیح علیہ السلام کی فضیلت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ثابت کرنے کے لئے عیسائی پیش کرتے ہیں۔ مولوی صاحب نے ان تمام باتوں کی وضاحت سے تشریح کرتے ہوئے ان آیات کے متعلق احمدیت کا نقطۂ نگاہ پیش کیا۔ یہ باتیں سنکر وہ بہت خوش ہوئے۔ ازاں بعد سلسلہ احمدیہ کی ان تبلیغی مساعی کا تذکرہ بھی آیا۔ جو مختلف ممالک میں جاری ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارناموں کو بیان کرتے ہوئے گیانی صاحب نے اس تحقیق کو بیان کیا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت باوا نانک رحؒ کے متعلق پیش فرمائی ہے جس کو سنکر وہ بہت ہی خوش ہوئے لیماری ملاقات سے بابو صاحب کے دل میں سلسلہ کا اُنس پیدا ہوا۔ اور انہوں نے تمام حاضرین کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ اگر مسلمانوں میں کوئی ٹھوس پُر اثر مسلسل اَن تھک تبلیغ کرنے والی جماعت ہے۔ تو وہ آج روئے زمین پر صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔ اسی کے ذریعہ غیر ممالک میں اسلام پھیلا۔ اور مختلف ممالک میں جابجا احمدیوں نے مساجد قائم کر دیں۔ اور یہ ایسا کام ہے جس کو وقت کے بڑے بڑے بادشاہ اور نوابین نہ کر سکے۔ بابو صاحب کو جب خاکسار نے قادیان جلنے کی دعوت دی۔ تو بہت خوشی سے آمادگی کا اظہار کیا۔ اور خود ہی مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے لٹریچر کی خواہش ظاہر کی۔

پریا میں ایک مناظرہ

ہم نوگڈھ سے موضع پریا میں گئے۔ جو نیپال کی ترائی میں واقع ہے۔ وہاں ایک معزز زمیندار کے پاس ٹھہرے۔ وہاں کے لوگوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ ہم ان کے مولوی صاحب کی موجودگی میں اختلافی مسائل بیان کریں۔ ہماری رضامندی پر انہوں نے رات کو ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں گاؤں کے مرد و عورتوں کو جمع کیا گیا۔ اس جلسہ میں ہماری طرف سے مولوی عبد المالک خان صاحب نے صداقت احمدیت پر ایک مبسوط تقریر کی جس میں نہایت عمدگی اور ترتیب سے اختلافی مسائل کو عام فہم پیرایہ میں بیان کیا۔ مولوی صاحب کی تقریر کے بعد ان لوگوں نے وہاں کے سب سے بڑے مولوی محی الدین صاحب کو جو اپنے تئیں مولوی فاضل ندوۃ العلماء کے فارغ التحصیل بتلاتے تھے۔ مخاطب کر کے کہا۔ کہ اب آپ اس کا جواب دیں۔ مولوی محی الدین صاحب نے آدھ گھنٹہ تقریر کی۔ اور اِدھر اُدھر کی باتیں بیان کرتے رہے۔ مولوی عبد المالک صاحب کے پیش کردہ دلائل میں سے کسی ایک کا بھی ردّ نہ کیا۔ اور اپنی طرف سے ماموریں کی شناخت کیلئے خودساختہ چند معیار پیش کئے۔ ان کا جواب الجواب دیتے ہوئے مولوی عبد المالک صاحب نے ان کی ایک ایک بات کا ردّ کیا۔ اور ان کے خودساختہ معیاروں کی صحت کے واسطے قرآن کریم و احادیث سے ثبوت طلب کیا۔ باوجود اصرار کے مولوی صاحب کوئی آیت پیش نہ کر سکے۔ اور یہ عذر کر دیا۔ کہ مجھے اس وقت آیت یاد نہیں۔ ہماری طرف سے کہا گیا۔ کہ آپ قرآن کریم میں سے ایسی آیت کبھی نہیں دکھا سکتے۔ اس گفتگو سے ان لوگوں پر صداقت احمدیت کا گہرا اثر ہوا مناظرہ سے فارغ ہو کر ہم قیام گاہ پر واپس آئے۔ بعض لوگ بھی ہمارے ہمراہ تھے۔ خاکسار ان کو تبلیغ کرتا رہا۔

گورا بازار میں ایک تبلیغی جلسہ

پریا سے قریب ایک میل کے فاصلہ پر گورا بازار ایک گاؤں تھا۔ جس میں اس علاقہ کے لوگ خرید و فروخت کے سلسلہ میں دیہات سے آتے ہیں۔ ہم وہاں پر گئے اور بعد نماز ظہر ایک جلسہ کیا۔ جس میں سب سے پہلے خاکسار نے "مجھے اسلام کیوں پیارا ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور مختلف خصوصیات اسلام کو پیش کیا۔ تقریر کو پوری دلجمعی سے لوگوں نے سُنا۔ بعد ازاں گیانی صاحب نے صداقت اسلام پر دلچسپ تقریر کی۔ گیانی صاحب کے بعد مولوی عبد المالک خانصاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مؤثر اور مبسوط تقریر کی۔ شام کو ہم موضع سمرا چلے گئے۔ اور دوسرے دن سات بجے تک وہاں ٹھہرے۔ اور وہاں کے لوگوں کو رات کے گیارہ بجے تک تبلیغ کی۔ صبح ہم پریا چلے آئے۔ ہماری آمد کی خبر پاکر لوگ ہمارے پاس آئے اور خاکسار نے ان کو تبلیغ کی اور مختلف باتیں سمجھائیں۔ مولوی محی الدین صاحب بھی تشریف لائے۔ اور سلسلہ کلام صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر شروع ہوگیا۔ مولوی صاحب نے قرآن کریم کی ایک آیت کا صریح غلط ترجمہ کیا۔ ہماری طرف سے ان کو توجہ دلائی گئی۔ تو اپنی غلطی کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ بالآخر خاکسار نے منجد سے وہی معنے ان کو دکھلائے جو ہماری طرف سے پیش کئے گئے تھے اس پر مولوی صاحب نے اپنی غلطی کو دبی زبان سے تسلیم کرلیا۔ لوگوں پر اس کا بہت اثر پڑا۔ وہاں پر ایک برہمن مسلمان ہوئے ہیں۔ اور سنسکرت سے خوب واقفیت رکھتے ہیں۔ عرصہ سے وہ مسلمان ہو چکے ہیں۔ خاکسار کی اُن سے دیر تک مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ اور ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ اور دلائل سمجھانے میں بہت آسانی ہوئی۔ میں مختلف منتر۔ اور بہت سے حوالجات پڑھ کر ان کو بتاتا۔ وہ بخوبی اسکو سمجھتے۔ اور وہ ہم سے بہت مانوس ہوگئے اور انہوں نے بھری محفل میں اس بات کو ظاہر کیا۔ کہ ہماری طرف سے جو بات پیش کی جاتی ہے۔ وہ بہت صاف اور مضبوط ہوتی ہے۔ اور لوگوں پر سب سے بڑا اثر اس بات کا بھی تھا۔ کہ ہماری طرف سے گفتگو نہایت محبت و ادب سے کی جاتی تھی اور مولوی صاحب بہت سختی کرتے تھے۔ جمعہ کی نماز کے بعد ان نومسلم صاحب نے

آکر ہمیں بتایا - کہ مولوی محی الدین صاحب لوگوں کو یہ تلقین کر رہے ہیں - کہ احمدی لوگوں کی باتیں نہ سنو - اور نہ ان کی کتابیں پڑھو - اور تم لوگ ان سے ملو بھی نہیں - اس بات کو سنکر ان میں سے ایک صاحب نے مولوی صاحب کو کہدیا - کہ آپ تو خود ان کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کر آئے ہیں - اس پر مولوی صاحب شرمندہ ہو گئے -

ریل گاڑی میں پیغام حق

ہم شام کو وہاں سے چلیا روانہ ہو گئے - ہمیں وہاں لوگ ایک میل تک چھوڑنے آئے - اور بہت خوشی کا اظہار کیا - اور خواہش ظاہر کی - کہ پھر بھی آتے رہیں - چلیا پہنچکر ہم نے لوگوں سے ملاقات کی اور ان کو تبلیغ کی - ازاں بعد رات کے آخری حصہ میں جانے والی گاڑی سے ہم لکھنؤ روانہ ہو گئے - راستہ میں ہم لوگوں کو برابر تبلیغ کرتے رہے - نوگڈھ کے ایک مل کے ہندو منیجر صاحب جو ہمارے ساتھ سفر کر رہے تھے - خاکسار کی باتوں کو سنکر بہت خوش ہوئے - اور اپنے ہندوانہ تمدن کے ماتحت اظہار عقیدت کیلئے میرے پاؤں کو ہاتھ لگانے لگے - مَیں نے ان کو اپنے گلے سے لگایا - انہوں نے کہا - کہ ہم جب آویں ان کے پاس ٹھہریں - ہم نے ان کا بہت شکریہ ادا کیا - راستہ میں مولوی عبد المالک صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انذاری پیشگوئیاں جو اس جنگ کے متعلق ہیں - بیان کر کے لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قبول کرنے کی دعوت دی - گیانی صاحب نے اس نظم کو جس میں آنے والے عذابوں کا ذکر ہے خوش الحانی سے پڑھ کر لوگوں کو سنایا - کئی ہندوؤں اور مسلمانوں نے اس نظم کو ہم سے لکھوا لیا - اور ایک ہندو نے بلند آواز سے ترنم کیساتھ اس نظم کو پڑھا -

خدمتِ خلق

ہماری گاڑی جب دریائے گھاگرا پر پہنچی - تو وہاں پر شوراتری کے سلسلہ میں بکثرت لوگ آئے ہوئے تھے - گاڑی دیر تک رُکی رہی - اور لوگ بکثرت گاڑی میں بیٹھنے لگے - ڈبے کے مسافروں نے لوگوں کو آنے سے روکا - اور اس طرح سوار ہونے کی کشمکش میں بہت سے کمزور لوگوں کو چوٹیں آئیں ہم تینوں اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے - اور لوگوں کو سب ڈبوں میں بھر کر بٹھانے لگے اور خدا کے فضل سے اس طرح قریبًا تمام لوگ بآرام بیٹھ گئے ریلوے ملازمین نے ہمارے اس طرز عمل کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا - اور ہمارے ساتھ تعاون کیا - خدا کے فضل سے لکھنؤ تک ہم نے بہت سارے لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے مطلع کر دیا - اور بعض لوگوں کو پتے لکھائے کہ وہ ہماری جماعت کے متعلق مزید معلومات حاصل کریں - احباب وفد کے کارکنوں کیلئے دعا بھی فرماویں - کہ خدا تعالیٰ ہمیں اس مقصد میں کامیاب فرمائے - آمین

خاکسار مہاشہ محمد عمر

ملازمت کے خواہشمند اصحاب توجہ فرمائیں

میں وقتًا فوقتًا مختلف افسران کو قادیان آنے کی دعوت دیتا ہوں - تاکہ نوجوانوں کو مناسب ملازمتیں دلائی جائیں - افسران کو قادیان بلانے سے میری غرض یہ ہوتی ہے - کہ میں اپنی موجودگی میں ہر نوجوان کے لئے اس کی قابلیت کے مطابق بہتر سے بہتر ملازمت کا انتظام کرسکوں - لیکن ابھی تک اس انتظام سے احباب نے کماحقہٗ فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی - جب نظارت کی طرف سے "الفضل" میں اعلان کیا جاتا ہے - تو بہت سے دوستوں کے خطوط تو آجاتے ہیں لیکن جب ان کو قادیان آنے کے لئے لکھا جاتا ہے - تو وقت مقررہ پر حاضر نہیں ہوتے -

اب پھر اعلان کیا جاتا ہے - کہ ۷ / مارچ ۱۹۴۲ء بروز ہفتہ صبح گیارہ بجے گیسٹ ہاؤس (دارالانوار) قادیان میں اسسٹنٹ ٹیکنیکل ریکروٹنگ افسر ہر قسم کے کاریگروں اور مختلف گریڈ کے کلرکوں کا انتخاب کریں گے - جو لوگ اردو لکھ پڑھ سکتے ہیں - اور ان کی عمر ۱۷ سال سے ۴۰ سال کے اندر ہے - ان کو انبالہ میں فٹنگ وغیرہ کا کام سکھایا جائیگا - سکھلائی کے دوران میں ۳۴ روپے ماہوار وظیفہ ملیگا - چار ماہ کام سیکھنے کے بعد ۴۶ روپے ماہوار علاوہ راشن وردی تنخواہ شروع ہوگی - جو دوست مندرجہ بالا کسی لائن کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہتے ہیں انکو ۶ / مارچ بروز جمعہ تک قادیان پہنچ جانا چاہیئے - ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بٹاویہ - یکم مارچ - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جاوا میں تین مقامات پر چار ڈویژن (قریباً اسّی ہزار) جاپانی فوج اترنے میں کامیاب ہوگئی۔ جس کی کوشش یہ معلوم ہوتی ہے کہ جاوا کو دو حصوں میں کاٹ دے۔ تین مقامات پر زور کی لڑائی شروع ہو چکی ہے۔ اتحادی بیڑا اور ہوائی جہاز بھی دشمن کو سخت نقصان پہنچا رہا ہے جاپانیوں نے یہ حملہ پچاس باربردار جہازوں کے ساتھ کیا۔ جن میں سے پندرہ غرق کر دیئے گئے۔ اس کے علاوہ آٹھ جاپانی اور تین اتحادی جنگی جہاز بھی ڈوب گئے۔ اتحادی فوجوں نے شرق الہند میں تیل کے آخری مرکز کو بھی تباہ کر دیا ہے چشمے اور تیل صاف کرنے کا کارخانہ تاجپو کے مقام پر تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ جو جاپانی فوجیں جنوبی جاوا کے صوبہ بٹان میں اتریں۔ وہ بٹاویہ سے صرف ایک سو بیس میل دور ہیں۔

مانڈلے - یکم مارچ - رنگون پر شدید ترین بمباری شروع ہو چکی ہے۔ برما روڈ کو کاٹنے کی غرض سے رنگون کے علاوہ دشمن میمو۔ مانڈلے اور اس روڈ کے دوسرے اہم شہروں پر بھی سخت ہوائی حملے کر رہا ہے۔ برما میں مزید جاپانی کمک پہنچ رہی ہے۔ اور سیتانگ کے محاذ پر وہ برطانی لائنوں پر دباؤ ڈال رہے ہیں۔

واشنگٹن - یکم مارچ - آج آسٹریلین سفیر نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر آسٹریلیا کو بر وقت مدد نہ دی گئی - تو وہ جاپان کے متوقع حملہ کا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ آسٹریلیا کی حفاظت گویا ایک ایسے اڈہ کی حفاظت ہے۔ جہاں سے جاپان کے خلاف مؤثر حملہ کیا جا سکتا ہے۔

دہلی - یکم مارچ - معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان واپس آنے کے لئے برما سے خشکی کے دو رستے کھول دیئے گئے ہیں۔ ایک پروم سے اکیاب کو۔ اور دوسرا رنگون سے دیمالی پور کو آتا ہے۔ لوگ ان رستوں سے پیدل آ رہے ہیں۔ برما میں حکومت ہند کے ایجنٹ ہندوستانیوں کے لئے لاریاں اور موٹریں مہیا کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔

دہلی - یکم مارچ - معلوم ہوا ہے کہ ملایا میں آٹھ لاکھ۔ سیام میں ۵۵ ہزار اور ہانگ کانگ میں چھ ہزار ہندوستانی ہیں۔ جاپان میں صرف ۵۴ ہیں۔ حکومت ہند ان کے متعلق اطلاعات حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ مگر اس نے ان کی تفصیلی فہرست مہیا کرنے سے معذوری ظاہر کی ہے۔

بٹاویہ - یکم مارچ - یہاں پر جو اطلاعات آئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپانی فوجوں نے جزیرہ ٹیمور کے مغربی حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور باقی حصہ کے لئے جنگ ہو رہی ہے۔

بٹاویہ - یکم مارچ - معلوم ہوا ہے کہ سماٹرا میں جاپانی فوجیں پالمبانگ کے شمال کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ لیکن ڈچ فوجیں زبردست مقابلہ کر رہی ہیں۔

نیو یارک - ۲ مارچ - ریڈیو پر یہ اطلاع ملی ہے کہ امریکن اور فلپائنی فوجوں نے جاپانی فوجوں کو جزیرہ لوزان کے ایک شہر سے نکال دیا ہے۔

رنگون - ۲ مارچ - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ دریائے ستیانگ کے محاذ پر دشمن کا دباؤ بڑھ رہا ہے۔ آج صرف گشتی دستوں کی سرگرمیاں جاری رہیں۔

قاہرہ - یکم مارچ - برطانی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ مکیلی کے علاقہ میں فضائی سرگرمیاں جاری ہیں۔ دشمن کے کئی جہاز گرا لئے گئے۔ انگریزی چھ ہوائی جہاز واپس نہیں آئے۔ انگریزی جہازوں نے ٹریپولی کی بندرگاہ پر بمباری کی۔ ایک اطالوی جہاز کو آگ لگ گئی۔ بن غازی کی بندرگاہ پر بھی بمباری کی گئی۔ دو جہازوں پر بم پھٹتے دیکھے گئے۔

ماسکو - یکم مارچ - جرمن فوجوں نے گزشتہ چھ ماہ سے لینن گراڈ کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ اور شہر کے دروازوں تک پہنچ چکی تھیں۔ اور ان کی توپیں صرف چند گز کے فاصلہ سے شہر پر گولہ باری کر رہی تھیں۔ لیکن وہ اسے مسخر نہیں کر سکے۔ اب روسی فوجوں نے جرمن ناکہ بندی کو توڑ دیا۔ اور کل سامانِ خوراک سے بھری ہوئی لاریاں لینن گراڈ میں داخل ہو گئیں۔ جنوب مغربی محاذ پر بھی روسی دستے جرمنوں کے اہم مورچوں کے نزدیک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور اس علاقہ میں جرمنوں کے چھ جوابی حملے ناکام بنا دیئے گئے ہیں۔ لینن گراڈ پر جرمنوں کے متوقع حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک ایک دیہاتی مسلح ہو چکا ہے۔ جنوبی محاذ پر مارشل ٹموشنکو کی فوجوں نے دو جرمن ڈویژنوں کو زبردست شکست دی ہے۔

لاہور - یکم مارچ - آج یہاں پنجاب ہیو پارمنڈل کا اجلاس چار بجے شام شروع ہو کر رات کے ایک بجے تک جاری رہا۔ مگر کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ دوکانیں قریباً کھل گئی ہیں۔ اگر بعض مقامات پر فتنہ پرداز شورش بپا کرنا چاہتے ہیں۔ اور بیہودہ مظاہرے وغیرہ کرتے ہیں۔

لنڈن - یکم مارچ - رائل ایر فورس کا فضائی بیڑا جو گذشتہ چھ ماہ سے روس کی مدافعت کر رہا تھا۔ اب انگلستان واپس پہنچ گیا ہے۔

وشی - یکم مارچ - فرانس کے سابق وزیر اعظم موسیو دلادیہ پر جو مقدمہ چل رہا ہے۔ اس میں بیان دیتے ہوئے موسیو موصوف نے کہا کہ میجینو لائن اور دیگر قلعہ بندیوں پر ۲۵ کھرب فرانک خرچ آیا تھا۔ شکست کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ دفاعی افواج کی تقسیم صحیح طور پر نہ کی گئی تھی۔ میں نے ہوائی جہازوں کے مقابلہ کے لئے ہوائی جہازوں کو ہی کافی سمجھا اور ایر کرافٹ گنوں کو اہمیت نہ دی۔

کینبرا - یکم مارچ - آسٹریلین کونسل اور جنوب مغربی بحر الکاہل کی ہائی کمانڈ نے اس علاقہ میں نئی جنگی سکیم پر عمل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

لاہور - ۲۸ فروری - وزیر خزانہ نے پنجاب اسمبلی میں صوبہ کا جو بجٹ پیش کیا۔ اس میں آمد ۱۳ کروڑ ۵۳ لاکھ اور خرچ ۱۳ کروڑ ۶۳ لاکھ دکھایا گیا ہے۔ گویا دس لاکھ کا خسارہ ہے۔ ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے ½۶۱ لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے۔ گذشتہ سال کے مقابلہ میں پولیس کا خرچ بھی ۲۵ لاکھ روپیہ بڑھ گیا ہے۔ جنگ کی وجہ سے اگر اس سال غیر معمولی مصارف درپیش نہ ہوتے۔ تو پچاس لاکھ روپیہ سے زیادہ کی بچت ہوتی۔

لنڈن - یکم مارچ - جاوا میں گھمسان کی جنگ شروع ہو چکی ہے۔ یہ جزیرہ سات سو میل لمبا اور ساٹھ سے ایک سو بیس (۱۲۰) میل تک چوڑا ہے۔ اس کی آبادی دو کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ چاول اور ربڑ مشہور پیداوار ہے۔

نیو یارک - یکم مارچ - جمہوریہ وینزویلا کے صدر نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ جزائر غرب الہند اروبا اور کوراکاؤ کے دفاع کے سلسلہ میں ولندیزی گورنمنٹ کے ساتھ پوری طرح اشتراک عمل کریں گے۔

لنڈن - یکم مارچ - نازیوں کو روس میں جو مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ ان کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ صرف جنوری ۱۹۴۲ء میں ۱۳ نازی ڈویژن فرانس سے منتقل کر کے روسی محاذ پر بھیجے گئے ہیں۔

واشنگٹن - یکم مارچ - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اس سال امریکہ ساٹھ ہزار طیارے تیار کرے گا۔

واشنگٹن - یکم مارچ - ایوان نمائندگان نے جنگی اختیارات کے مسودہ قانون کو پاس کر دیا اس کے رو سے گورنمنٹ جنگ کو کامیابی سے چلانے کے لئے پرائیویٹ جائیدادوں پر بھی قبضہ کر سکتی ہے۔

انقرہ - یکم مارچ - سنگاپور کی تسخیر سے ترکوں کو بھی سخت صدمہ ہوا ہے اور ترک مدبر اب جاپانی امپیریلزم کو اپنے لئے بھی خطرہ سمجھنے لگے ہیں۔ یہاں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے۔ کہ جاپانی آئندہ موسم بہار میں ہندوستان یا روس پر ضرور حملہ کریں گے۔ لیکن وہ جو بھی قدم اٹھائیں گے۔ اس کا تعلق یقیناً جرمن ہائی کمانڈ کی سکیموں سے ہو گا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی